﴾بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴿

السلام علیکم

آپ پر یہ بات عیاں ہے کہ ہدایت اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ دین اسلام میں کسی بھی عمل کے قبول ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ عمل سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو۔

لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ جمعہ کے اکثر خطبات سنت رسول ﷺ کے مطابق عمل میں نہیں آرہے ہیں اور خطیب حضرات سے سخت غلطیاں صادر ہوتی رہتی ہیں۔ آج اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنی اور اپنے مساجد میں ہونے والے جمعہ کے خطبات کی اصلاح کرلیں۔ اسی صورت حال کے پیش نظر اس احقر نے یہ چند ضروری باتیں اہل فہم کے سامنے رکھنے کی ایک معمولی کوشش کی ہے۔ آپ حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس پر سنجیدگی سے غور فرمائیں۔ مقصد اس تحریر کا صرف یہ ہے کہ ہماری مساجد میں ہونے والے خطبات سنت رسول کے مطابق ہوجائیں اور بس۔ لیکن پھر بھی اگر اس تحریر سے کسی صاحب کی دل آزاری ہوئی ہو تو معافی کی درخواست کی جاتی ہے۔

آخر میں اس بات کا بھی ذکر یہاں مناسب ہوگا کہ ناقص علم اور انحطاط اخلاص کے اس وقت میں ہمارے بیچ بعض ایسے مخلص خطباء کرام بھی موجود ہیں جو اپنے خطبوں میں سنت کا زیادہ سے زیادہ التزام فرماتے ہیں۔ **اللھم زدھم اخلاصاً و اجعلنا منھم**

نوٹ: اگر کسی صاحب کو اس خط میں مذکور کسی بھی پیغام سے اعتراض ہو تو اسکو کتاب وسنت کی روشنی میں تحریر فرما کر مذکورہ فون نمبر پر ربط کر کے ہم تک پہنچا دیں، ہماری جانب سے مناسب ردعمل کیا جایگا۔ **ان شاء اللہ** ۔

محمد عطاء الرحمٰن (حیدرآباد)

ربط کے لئے :: **+ 919030323749**

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

﴿خطبہ جمعہ میں خطیب سے صادر ہونے والی غلطیاں اور انکی اصلاح﴾

1 ☆ کھڑے ہوکر خطبہ کہیں

نبی ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا کرتے تھے(۱) لھذا بغیر کسی اضطراری صورت کے بیٹھ کر خطبہ دینا بالکل غلط ہے ۔

2 ☆ مسنون خطبہ کا التزام کریں اور پڑھتے وقت اسکے معنی میں غور کریں

دونوں خطبے حمد وثناء سے شروع کریں (۲) اور خطبہ مسنونہ کا التزام کریں جو اس طرح ہے: **ان الحمد لله نحمده و نستعينه ونستغفره ونعوذبالله من شرور انفسنا** (۳) **من يهده الله فلا مضلّ له ومن يضلل فلا هاديَ له واشهد ان لااله الاّ الله وحده لاشريک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله** (۴) بعض احادیث میں حمد وثناء کے بعد، **ان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد وشرّالامور محدثاتها و كلّ بدعة ضلالة** کے الفاظ بھی آئے ہیں (۵) حمد وثناء کے بعد **اما بعد** کہنا چاہیئے (۶) اور بعض روایات میں آیا ہے کے نبی ﷺ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۲، سورۃ نساء آیت نمبر۱، اور احزاب آیت نمبر۷۱، ۷۰، بھی تلاوت فرماتے لیکن محدثین نے انکی صحت پر کلام کیا ہے۔

یہ رسول اللہ ﷺ کا خطبہ مبارکہ ہے لیکن بعض حضرات اسکا التزام نہیں کرتے اور دیگر بعض حضرات اس خطبہ کو پڑھتے بھی ہیں تو وہ بھی اتنی تیز تیز کہ گویا بس رسم ادائی ہو رہی ہو۔ کبھی کبھی تو اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ گویا خطیب صاحب جلد از جلد اس خطبہ مسنونہ سے اپنی جان چھڑانا چاہتے ہیں! یہ بہت افسوس کی بات ہے۔ بھائیو! یہ نبی ﷺ کا خطبہ ہے اس کا ہر طرح سے احترام فرض ہے۔ اس خطبہ میں شہادتین ہوتی ہیں اور شہادت دینے والے کو چاہیئے کے وہ جس بات کی شہادت دے رہا ہے اس پر غور کرے اور دل کی گہرائیوں سے اسے اپنی زبان پر لائے۔

مندرجہ ذیل احادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔

(۱) **بخاری كتاب الجمعة ، باب الخطبة قائماً** ،(۹۲۰)، راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ

(۲) **صحيح مسلم ، كتاب الجمعة ، عن جابر رضى الله عنه ، كانت خطبة النبى ﷺ يوم الجمعة يحمد الله و يثني عليه ... الخ ۔**

(۳) خط کشیدہ الفاظ مسند احمد کے ہیں حدیث نمبر(۲۷۴۹)، راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ شعیب ارنؤوط نے اسکو صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے۔

(۴) **حديث ضماد ، راوى ابن عباس رضى الله عنه ، كتاب الجمعة ، صحيح مسلم** ، تنبیہ :اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ خطبہ صرف نکاح کے لے خاص نہی بلکہ دوسرے موقعوں کے لے بھی ہے۔(۵) **مسلم كتاب الجمعة**، راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ، مسند احمد حدیث نمبر(۱۵۰۲۶) راوی جابر رضی اللہ عنہ، شعیب ارنؤوط نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۶) **بخارى ، من قال فى الخطبة بعد الثناء اما بعد عن اسماء بنت ابى بكر**

3 ☆ دونوں خطبوں میں سامعین کی زبان (مثلاً اردو) میں وعظ ونصیحت ہونی چاہئے

آج کل کئی خطیب حضرات خطبہ ثانیہ کو وعظ ونصیحت سے خالی رکھ کر دعا وغیرہ کے لئے خاص کر دیتے ہیں۔

اس عمل کو علامہ البانی وغیرہ نے بدعت قرار دیا ہے۔ دونوں خطبوں کو معتدل رکھنا چاہئے۔

دونوں خطبوں میں قران وحدیث کی روشنی میں لوگوں کی وعظ ونصیحت کیجانی چاہیئے: جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جمعہ کے دن) دو خطبے دیتے اوران دونوں کے درمیان آپ بیٹھتے اوران (خطبوں) میں آپ قران پڑھتے اور وعظ ونصیحت فرماتے ۔(۷) اس حدیث کی عربی عبارت میں وارد دو الفاظ یذکر اور الخطبتان پر غور فرمائیے ۔ یہاں یذکر بمعنی یُذکّر ہے یعنی وعظ ونصیحت کرنا، درس دینا، اور خطبہ کا معنی ہے :۔ **الکلام المنثور یخاطب به متکلم فصیح جمعاً من الناس لاقناعھم (المعجم الوسیط)** یعنی خطبہ کا معنی ہے کلام نثر جس کے ذریعہ فصیح الکلام متکلم جمع ہوے لوگوں سے (لوگوں کی ایک جماعت سے) خطاب کر کے انکو اپنی بات پر منواتا ہے (یعنی سمجھا کر) (المعجم الوسیط) علاوہ ازیں اس باب میں آئی دیگر احادیث کا بھی مطالعہ فرمائیے خاص طور پر وہ حدیث جس میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے دوران خطبہ صدقہ کی طرف لوگوں کو رغبت دلائی تو لوگ بڑھ بڑھ کر صدقہ کرنے لگے (۸) اور اس روایت کا بھی مطالعہ کیجئے جس میں ملتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رضی اللہ عنھم کی موجودگی میں حالات حاضرہ کی مناسبت سے جمعہ کا خطبہ فرماتے ہوے دیگر صحابہ کے سامنے اہم باتیں رکھی (۹) ان سارے پہلوں پر نظر دالنے سے معلوم ہوتا ہے کے خطیب صاحب کا سامعین کو وعظ ونصیحت کرنا، ان سے خطاب کر کے اپنی بات سمجھانا اور حالات حاضرہ پر گفتگو کر کے حاضرین کو اپنی بات سے فائدہ پہنچانا اسی وقت ممکن ہے جبکہ خطیب صاحب اس زبان میں خطبہ دیں جو سامعین سمجھ سکتے ہیں۔(۱۰) یہاں اصل مقصد آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا ہے کہ وعظ ونصیحت دونوں خطبوں میں ہونی چاہیئے جیسا کہ رسول ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔(۷) دونوں ہی خطبوں میں سامعین کی زبان مثلاً (اردو) وغیرہ میں ارشادات ہونی چاہیئے ۔ دونوں خطبے معتدل ہونے چاہیئے (۱۱) لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ اکثر خطیب حضرات پر اہل بدعت کا اتنا اثر ہو گیا کہ خطبہ ثانیہ کو وعظ ونصیحت وغیرہ سے بالکل خالی رکھ کر صرف درود، دعاء، اور چند غیر مسنون الفاظ کے لیئے خاص کرتے ہوے خطبہ اولی کی نسبت بالکل مختصر کر دیا۔ یہ ایک سخت غلطی ہے۔ بلکہ علامہ البانی، شیخ محمد عبدالسلام حوامدی اور شیخ ابوسند محمد جیسے کبار علماء نے تو اسکو بدعت قرار دیا ہے۔ چنانچہ شیخ محمد عبدالسلام خضر الشقری الحوامدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۔: **وتسمیة الخطبة الثانیة بخطبةالنعت بدعة وجعلها عاریة عن الوعظ والارشادات و التذکیرو الترغیب والترھیب والامر والنھی بل الصلاة علی النبی ﷺ ودعاء للسلطان بدعة و الخطبة النبویة لیست کذلک.**(۱۲) یعنی (جمعہ) کے خطبہ ثانیہ کا نام خطبہ نعت رکھنا بدعت ہے اسی طرح خطبہ ثانیہ کو وعظ وارشادات، نصیحت، ترغیب، ترھیب اور امر ونھی سے خالی رکھنا بلکہ نبی ﷺ پر درود اور حکمران کے لیئے دعا کرنے کو خاص کر دینا بھی بدعت ہے نبی ﷺ کے خطبات اس طرح نہیں ہوا کرتے تھے۔(۱۲) اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس فعل کو جمعہ کے دن کی جانے والی بدعتوں میں شمار کیا ہے۔ فرماتے ہیں؛ ۔ **جعل الخطبة الثانیة عاریة من الوعظ والارشادات والتذکیر والترغیب وتخصیصھا بالصلاة علی النبی والدعاء** ۔(۱۳) یعنی: خطبہ ثانیہ کو وعظ وارشاد، تذکیر، وترغیب سے خالی رکھنا اور اسکو درود اور دعا کے لیئے خاص کر دینا (بھی بدعت ہے)(۱۳) اور شیخ ابوسند محمد فرماتے ہیں۔: **تخصیص بعض الخطباء الخطبة الثانیه علی الصلاة علی الرسول ﷺ والدعاء وجعلھاعاریة من الوعظ والارشاد والتذکیر والترغیب کل ھذا بدعة لم یفعلھا رسول اللہ ﷺ فی خطبه.**(۱۴) یعنی: بعض خطیب حضرات کا خطبہ ثانیہ کو رسول ﷺ پر درود بھیجنے اور دعا کے لیئے خاص کرنا، اسی طرح خطبہ ثانیہ کو وعظ وارشاد، تذکیر، وترغیب سے خالی رکھنا یہ سب بدعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبوں میں یہ نہیں کیا ۔(۱۴)

---

(۷) کانت للنبی اللہ ﷺ خطبتان یجلس بینھما یقرأ القران ویذکر الناس ،عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ، مسلم کتاب الجمعة ۔

(۸) نسائی کتاب الجمعة ،باب : حث الامام علی الصدقة یوم الجمعة ، راوی : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث (۱۴۰۹) ، علامہ البانی اور علامہ زبیر علی زئی نے اسکو حسن قرار دیا ہے۔ (۹) بخاری ، کتاب المحاربین من اھل الکفر و الردة ، باب رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت : حدیث (۶۸۳۰)۔(۱۰) تنبیہ: لیکن خطبہ مسنونہ ان الحمدللہ نحمدہ ۔۔۔ الخ، کو ان ہی الفاظ کے ساتھ عربی میں ادا کرنا چاہیئے ۔ یہ نبی ﷺ کی زبان مبارکہ پر جاری ہوے من عنداللہ کلمات ہیں۔ خطیب کی اپنی بات نہیں۔ نبی ﷺ اپنے خطبات میں ان کلمات کو ایسے ہی کہا کرتے تھے۔(۱۱) مسلم ، کتاب الجمعة ، عن جابربن سمرہ رضی اللہ عنہ : ..... خطبته قصداً (۱۲) السنن و المبتدعات للحوامدی ، فصل فی بدع و منکرات الخطباء ، ص : ۷۷ :ناشر مکتبہ ابن تیمیہ قاھرہ . ، (۱۳) الاجوبة النافیة للالبانی ، باب بدع الجمعة، (۱۴) الصواعق الناریة فی بیان حیاة المبتدع الیومیة ، باب تخصیص الختبة الثانیة علی الدعاء ،

4 ☆ خطبہ میں سورۃ ق کی تلاوت کا خوب التزام کریں۔

نبی ﷺ خطبہ جمعہ میں سورۃ ق کی تلاوت کا خوب التزام فرمایا کرتے تھے (۱۵) لیکن شاید ہی کوئی ایسا خوش نصیب خطیب ہوگا جسکو اس سنت مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق ملتی ہو

5 ☆ اذکروا اللہ یذکرکم۔۔الخ غیر مسنون الفاظ ہیں۔خطبوں میں انکا التزام کرلینا بدعت ہے۔

عربی سے نہ واقف قوم میں ان الفاظ کو کبھی کبھی پڑھنا بھی درست نہیں کیونکہ یہ نہ مسنون الفاظ ہیں
اور نہ ہی اس قوم کے لئے وعظ و نصیحت کی افادت کرتے ہیں۔

سورۃ ق کی تلاوت کا التزام اور خطبہ ثانیہ میں بھی وعظ و نصیحت جیسی سنتوں کو ترک کر کے خطباء کرام بہت کچھ ایسا کرتے ہیں جو سنت سے ثابت ہی نہیں بلکہ بدعتی مقلدین کے ہاں رائج ہے۔جیسے خطبہ ثانیہ کو **یغفر اللہ لنا و لکم** سے ختم کرنے کا التزام کرنا، اسی طرح؛**ان اللہ یامر با لعدل ۔۔۔۔**(آیت) کی تلاوت پر مروجہ مواظبت کرنا۔ یہ سب کچھ غیر مسنون ہے۔ہاں اگر اس آیت مبارکہ کو موضوع کی مناسبت سے یا سامعین کی ترغیب وتذکیر کے لئے دیگر قرآنی آیتوں کی طرح پیش کیا جاتا تو درست تھا لیکن فی الواقع ہمارے خطبوں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ایسا نہیں ہے اسی طرح اکثر خطبوں میں " **اذکروا اللہ یذکرکم و ادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ۔۔۔**الخ کے غیر مسنون الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔سنت (سورۃ ق کی تلاوت) کی پرواہ نہیں کی جاتی لیکن ان غیر مسنون الفاظ کا بڑی عقیدت مندی کے ساتھ خوب اہتمام کیا جاتا ہے۔افسوس کی بات ہے کے خطباء کرام یہ سب کچھ بے دلیل سیکھتے اور سکھاتے رہتے ہیں بلکہ اہل بدعت کا یہ رواج آج ہم میں اس طرح رائج ہو چکا ہے کہ سامعین بلکہ خود خطیب حضرات بھی اسکو سنت تصور کرنے لگے ہیں۔تعجب ہے کہ ہم ہر شرعی مسئلہ میں کتاب وسنت سے دلیل طلب کرتے ہیں لیکن اس میں بے دلیل (اہل بدعت) کا رواج اختیار کئے ہوے ہیں۔چنانچہ علامہ البانی رحمہ اللہ جمعہ کے دن ہونے والی (۷۷) بدعتوں کی فہرست میں اسکو بھی شمار کرتے ہوے فرماتے ہیں: **التزام ختم الخطبة بقوله تعالیٰ : ان اللہ یامربالعدل و الاحسان" او بقوله : اذکروا اللہ یذکرکم "**(**الاجوبة النافعة ، باب بدع الجمعة**) یعنی: **ان اللہ یأمر بالعدل و الاحسان** (آیت) یا **اذکروا اللہ یذکرکم** کے ساتھ خطبہ ختم کرنے کا التزام کرنا (بھی بدعت ہے) (**الاجوبة النافعة ، باب بدع الجمعة**) یہی بات شیخ حوامدی کی بھی ہے لکھتے ہے: **التزام ختم الثانة بآیة☆ اذکروا اللہ یذکرکم او (ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان) بدعة (السنن و المبتدعات ؛ بدع و منکرات الخطباء)** یعنی: دوسرے خطبہ کو **اذکروا اللہ یذکرکم** یا **ان اللہ یامرکم بالعدل و الاحسان** (آیت) کے ساتھ ختم کرنے کا التزام بدعت ہے۔اسی طرح شیخ ابوسند محمد بھی فرماتے ہیں **: الالتزام بختم الخطبة بقوله تعالیٰ (ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان،او بقوله (اذکرواللہ یذکرکم) کل ذلک بدعة لم ترد عنه صلی اللہ علیه وسلم :** یعنی: خطبہ کو (ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔۔الخ) یا اذکروا اللہ یذکرکم کے ساتھ ختم کرنے کا التزام کرنا سب بدعت ہے۔نبی ﷺ سے یہ وارد نہیں۔(**الصواعق الناریة فی بیان حیاة المبتدع الیومیة ، باب:قول التائب من الذنب کمن لاذنب له**)غور فرمایئے اذکروا اللہ یذکرکم کے الفاظ عربی قوم کے لیے وعظ و نصیحت کی افادت ضرور کرتے ہیں لیکن پھر بھی خطبہ ختم کرنے کے لئے ان الفاظ کا صرف التزام کرلینے پر کبار علماء نے اس پر بدعت کا حکم لگایا کیونکہ ایسا التزام کرلینا غیر مسنون ہے۔تو آپ اندازہ کیجیے کہ جب ان جیسے الفاظ کا التزام ایسی قوم کے خطبوں میں کرلیا جائے جہاں یہ الفاظ وعظ و نصیحت کی بھی افادت نہیں کرتے۔وہاں یہ غلطی اور کتنی سنگین ہوگی۔یہاں اس بات کا بھی ذکر بے محل نہ ہوگا کہ ہمارے ہاں کی مساجد میں جہاں عوام عربی سے ناواقف ہوتے ہیں وہاں **اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم** جیسے الفاظ کبھی کبھی پڑھ لینا بھی درست نہیں۔یہ نہ تو کوئی مسنون الفاظ ہیں جو رسول ﷺ اپنے خطبوں میں کبھی کبھی پڑھتے تھے اور نہ ہی عوام کو ان الفاظ سے وعظ و نصیحت کا فائدہ پہنچتا ہے۔بس یہ ایک رواج ہے جو چل پڑا جو اہل بدعت سے ہمارے اندر آ گیا!

---

(۱۵) مسلم ، کتاب الجمعہ "یقرأ ھا کل جمعة علی المنبر اذا خطب الناس" اور اس باب کے دیگر احادیث کا بھی مطالعہ فرمایے ۔

☆ تنبیہ: لفظ آیۃ "ان اللہ یامرکم ۔۔" کے ساتھ ہونا چاہیئے تھا، یہ طباعت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

6☆ احادیث کو من وعن سنائیں۔ ترجمہ اور تشریح میں فرق کریں۔

ضعیف اور موضوع روایات سے اجتناب کریں۔

رسول ﷺ کی حدیث بیان کرنا ایک عظیم شرف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑی ذمہ داری اور امانت ہے۔ اصحاب رضی اللہ عنھم اس معاملہ میں خوب احتیاط سے کام لیتے آپ ﷺ کے کلام کی طرف اتنا التفات فرماتے اور آپ ﷺ کی مجلس مبارک میں اتنے باادب اور پرسکون ہو کر سنتے کہ گویا سر پر پرندے ہوں (۱۶) حدیث کے الفاظ من وعن ادا کرنے کی خود رسول ﷺ تعلیم دیتے (۱۷) اصحاب رضی اللہ عنھم بھی اسکا خوب اہتمام فرماتے۔ (۱۸) حدیث رسول ﷺ کو من وعن سنانے والے کے لیے نبی ﷺ کی دعا (۱۹) اور آپکی طرف اپنی جانب سے منسوب کرنے والے کے لیے جہنم کی وعید ہے (۲۰) لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ آج کل خطباء کرام حدیث بیان کرنے کی اس عظیم ذمہ داری میں لاپرواہی سے کام لے رہیں ہیں۔ احادیث مبارکہ کے ترجمہ میں خطیب صاحب اپنے الفاظ بطور تشریح اس طرح داخل کر دیتے ہیں کہ سامعین اس کو بھی حدیث کے ترجمہ کا ہی حصہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ لھذا خطیب صاحب کو چاہیے کہ حدیث کی عربی عبارت پیش کر کے اسکا ترجمہ کر چکنے کے بعد اسکی تشریح کریں تاکہ ترجمہ اور تشریح میں فرق ہو جائے۔ اسی طرح احادیث کو ضبط کے ساتھ سنائیں اور بالخصوص ضعیف اور موضوع روایتیں بیان کرنے سے خوب اجتناب کریں۔

7☆ خطبہ میں جو کچھ کہیں اسکو دل کی گہرائیوں سے زبان پر لائیں۔ خطبہ کو رسمی فن خطابت نہ بنائیں۔

نبی کریم ﷺ جب خطبہ دیتے (خاص طور پر جب قیامت کا ذکر فرماتے) تب آپکے آنکھ لال ہو جایا کرتے۔ آپکی آواز اونچی ہو جاتی اور آپکا غضب شدید ہو جایا کرتا (۲۱) کبھی کبھی آپکا جسم مبارک تھرانے لگتا (۲۲) لھذا خطباء کرام کو چاہیئے کہ اپنے خطبہ کو ''**رسمی فن خطابت**'' سمجھنے کی بجاے، خطبہ میں جو کچھ کہیں اسکے معنی میں خود بھی غور کریں اور دل سے محسوس کرتے ہوئے زبان پر لائیں۔

---

(۱۶) صحیح بخاری، عن ابی سعید خدری رضی الله عنه، (۲۸۴۲) کأن علی رؤوسهم الطیر، ابو داود، عن اسامة بن شریک (۳۸۵۵) کأنما علی رؤوسهم الطیر، امام ترمذی، امام ذھبی اور علامہ زبیر علی زئی نے اسکو صحیح کہا ہے۔ (۱۷) بخاری، عن براء بن عازب، (۲۴۷) باب، فضل من بات علی الوضوء (۱۸) مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ارکان الاسلام، عن ابن عمر، هکذا سمعت من رسول الله ﷺ۔

(۱۹) ترمذی (۲۶۵۷) ابواب العلم باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع . فبلغه کما سمعه امام ترمذی اور علامہ زبیر علی زئی نے اسکو صحیح کہا ہے

(۲۰) بخاری، علی رضی الله عنه (۱۰۶)، قول النبی ﷺ ..... من کذب علی فلیلج النار

(۲۱) مسلم، راوی جابر بن عبدلله رضی الله عنه، : اذا خطب احمرت عیناه۔۔ ☆اس کا مطلب خطبہ میں چیخنا چلانا ہرگز نہیں کیونکہ ان روایتوں میں علا صوته کے الفاظ ہیں۔ علاوہ ازیں ان الفاظ کے ساتھ قیامت کی یاد پر آنکھ لال اور غضب شدید ہونے کا ذکر اس بات پر دلیل ہے کے خطیب اپنی بات دل کی گہرائیوں سے زبان پر لائے تو موضوع کی مناسبت سے آواز اونچی ہو جاتی ہے۔.. (۲۲) الاسماء و الصفات للبیهقی، جلد ۲، باب ما ذکر فی الاصابع، حدیث نمبر ۷۳۸، شیخ عبداللہ بن محمد الحاشدی نے صحیح قرار دیا.: مستدرک حاکم، عن ابن عباس رضی الله عنهما، حدیث نمبر (۲۹۸۹)، فرجف الرسول الله ﷺ منبره ....تعلیق الذهبی : صحیح

8☆خطبوں میں ترنم سے اجتناب کریں۔

صحیح مسلم کی حدیث مذکور(۲۱) سے استدلال کر کے شیخ رشید رضا ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو خطبوں کو لحنوں اور ترنم میں دیتے ہیں۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہے:**و کل اداء یخالفه فهو مکروه و اشد کراهة تکلف الالحان و النغمات فیها کما یفعله بعض ترک و غیرهم**.(۲۳) یعنی ہر وہ طریقہ ادائیگی جو (رسول ﷺ) کے طریقے کے خلاف ہو، ناپسندیدہ ہے۔اور خطبوں میں لحنوں کا تکلف اور خوبصورت آوازوں کا استعمال کرنا جیسا کہ بعض ترکی لوگ اور دوسرے حضرات کرتے ہیں سخت ناپسندیدہ ہے(۲۳) اسی طرح شیخ علی محفوظ اور شیخ بکر ابوزید بھی فرماتے ہے:**الترنم فی الخطب من البدع المحدثة**(۲۴) یعنی: خطبوں میں ترنم ایجاد کردہ بدعتوں میں سے ہے۔(۲۴)

9☆خطبہ جمعہ کو دوسرے خطبوں سے چھوٹا رکھیں۔

خطبہ جمعہ کو دوسرے خطبوں کی نسبت چھوٹا رکھنا چاہیے(۲۵)

10☆جمعہ کا خطبہ اور نماز ایک شخص پڑھائیں۔

آج کل بعض مساجد میں دیکھا جار ہا ہے کہ جمعہ کا خطبہ کوئی صاحب دیتے ہیں اور پھر خطبہ کے بعد کوئی اور صاحب جمعہ کی نماز پڑھاتے ہیں۔اس کے جواز میں کوئی دلیل ہو تو مجھ کو بھی مطلع فرمایئے مہربانی ہوگی۔احادیث کے مطالعہ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کے خطباء ہی جمعہ کی نماز پرھاتے رہے(۲۶)

11☆دعا نماز کے بعد نہیں بلکہ خطبہ کے دوران ہی کی جائے

آج کل ایک عجیب رواج چل پڑا ہے۔نماز جمعہ کے بعد امام صاحب لوگوں کی گزارش پر دعاؤں کا اعلان کرتے ہیں، درخواست کی جاتی ہے کہ وہ فلاں فلاں صاحب کے لیے دعا کریں۔ یہ طریقہ کہاں سے آیا؟ مصیبتیں تو اصحاب رضی اللہ عنھم پر بھی آئی لیکن اصحاب نے ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا۔لگتا ہے کے نمازوں کے بعد اجتماعی دعاؤں سے روک دینے کی وجہ سے لوگوں نے خانہ پری کے لیئے یہ طریقہ ایجاد کرلیا!! اس رواج کو ختم کرنا چاہے اور اس طریقہ کو لازم پکڑنا چاہیے جس پر اصحاب رضی اللہ عنھم تھے۔احادیث کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطیب صاحب دوران خطبہ ہی دعا کریں۔(۲۷) استسقاء کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں اور دیگر دعاؤں کے لیئے انگلی سے زیادہ کا اشارہ نہ کریں۔(۲۶)

محمد عطاء الرحمٰن (حیدرآباد)

---

(۲۱) مسلم ، راوی جابر بن عبدلله رضی الله عنه ، : اذا خطب احمرت عیناه۔۔۔ (۲۳) مجلة منار ، ۲۸/۱۵ ، بحواله : الشامل فی فقه الخطیب و الخطبة لامام مسجد الحرام الشریم : باب حکم تلحین الخطبة و الترنم فیها (۲۴) الابداع فی مضار الابتداع بحواله الشامل فی فقه الخطیب و الخطبة ، للشریم ، حکم تلحین الخطبة و الترنم فیها .(۲۵) مسلم ، کتاب الجمعة ، راوی عمار رضی الله عنه و اقصروا الخطبة (۲۶) بخاری ، راوی : سائب بن یزید رضی الله عنه ، باب الاذان یوم الجمعة ، اذا جلس الامام علی المنبر علی عهد النبی ﷺ ابی بکر و عمر رضی الله عنهما ..الخ . جب امام خطبہ کے لیئے منبر پر بیٹھتا کہا تو معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ اور امامت ایک ہی شخص کرے (۲۷)صحیح بخاری ، عن انس ، باب رفع الیدین ،(۹۳۲) رسول ﷺ نے دوران خطبہ بارش کے لیئے دعا فرمائی اور دعا کے لیئے ہاتھ اٹھاے. مسند احمد ، راوی عماره بن رویبة ، حدیث نمبر (۱۸۳۲۵) ، (۱۷۲۵۸) : رأیت رسول الله ﷺ علی المنبر یدعو وهو یشیر باصبع۔یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر انگلی سے اشارہ کرتے ہوے دعا مانگتے دیکھا۔شعیب ارنؤوط نے اسے صحیح قرار دیا۔ صحیح بخاری اور مسند احمد کی ان دو احادیث میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے تطبیق یوں دی کہ منبر پر بارش کی دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائیں اور دیگر دعاؤں کے لیئے نہ اٹھائیں۔فرماتے ہیں۔ ویکره للامام رفع یدیه حال الدعاء فی الخطبة و هو اصح الوجهین لاصحابنا لان النبی ﷺ انما کان یشیر باصبعه اذا دعا و اما فی الاستسقاء فرفع یدیه لما استسقی علی المنبر . (الفتاوی الکبریٰ ، باب صلاة العیدین ،جلد ۵) یعنی ہمارے اصحاب کی بیان کردہ دو صورتوں میں سے زیادہ صحیح یہی ہے کہ منبر پر دعا کرتے ہوے امام کا اپنے ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے کیونکہ نبی ﷺ دعا کرتے وقت صرف انگلی سے اشارہ کرتے۔ہاں منبر پر بارش کی دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے۔(فتاوی کبریٰ، جلد۵)